بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ٹیلیفون نمبر ۱۶ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴۲۸

اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: رحمت اللہ خان شاکر — یوم شنبہ

جلد ۳۱ | ۱۲ ماہ احسان ۱۳۲۲ ہش | ۷ جمادی الثانی ۱۳۶۲ھ | ۱۲ ماہ جون ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۳۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ ماہ احسان ۱۳۲۲ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۹ بجے صبح کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کے متعلق گزشتہ دنوں میں تفصیلی طبی رپورٹ الفضل میں شائع ہوتی رہی۔ حضور کا طبی معائنہ بھی جس حد تک امکان میں ہے۔ کروایا جا چکا ہے۔ اور اس کا نتیجہ الفضل میں شائع کروایا جا چکا ہے۔ اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم کے ساتھ پھیپھڑے میں کوئی نقص نہیں۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ کہ حضور کو کھانسی اور بخار کی شکایت مسلسل جاری ہے۔ اور آج تیسرا روز ہے کہ بخار قدرے زیادہ ہو رہا ہے۔ چنانچہ آج شب کو ۱۰۳.۸ تک پہنچ گیا۔ بخار کی شدت کئی گھنٹہ تک رہی جس کی وجہ سے حضور کو سخت تکلیف اور بے چینی رہی جس کا اندازہ وہی لگا سکتا ہے۔

مذہبی اقلیتوں کے ساتھ مسلم حکمرانوں کا سلوک

صوبہ سرحد میں قیام وزارت کے بعد سردار اورنگ زیب خان وزیر اعظم نے یہ اعلان کیا۔ کہ ہم صوبہ کی اقلیتوں کے ساتھ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق رواداری نہ سلوک کریں گے۔ حال میں میجر شوکت حیات خان منسٹر پنجاب گورنمنٹ نے بھی اپنی ایک تقریر میں اسی قسم کی بات کہی ہے۔ یہ بات معاصر پرتاپ کی برہمی مزاج کا باعث ہوئی ہے۔ اور اس نے قرآن کریم کے بار بار ذکر پر اظہار ناپسندیدگی کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ:-

"مذہبی اقلیتوں کے ساتھ مسلم حکمرانوں کا کیا سلوک رہا۔ اس کا ثبوت قرآن سے نہیں۔ بلکہ تاریخ سے لینا چاہیئے۔ اصول الگ چیز ہے۔ اور اعمال الگ"

اگرچہ ہم اس اصل کو نہیں مانتے۔ کہ کسی عمل کی بدی کو اس اصل کی خرابی پر محمول کر لیا جائے۔ جس کی طرف وہ اپنے آپ کو منسوب کرتا ہے۔ تاہم معاصر موصوف کے اطمینان کے لئے معتبر تاریخی ثبوت پیش کئے جاتے ہیں۔ اور ثبوت بھی وہ جو ہندو اور دیگر غیر مسلم نامور مصنفین کے قلم سے نکلے ہوئے ہیں۔

کلکتہ کے مشہور آریہ سماجی اخبار نویس پنڈت بنارسی داس چترویدی نے اپنے ہندی رسالہ "وشال بھارت" نامی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیات طیبہ پر ایک مضمون شائع کیا جس کے بعض فقرات یہ ہیں:-

"حکمران کی حیثیت سے محمد صاحب نے غیر مسلموں کو یہاں تک کہ بت پرستوں کو بھی ان کی حکومت کے اندر رہ کر اپنے مذہبی مراسم ادا کرنے کی پوری پوری آزادی بخشی۔ اور ان کی عبادت گاہوں کی حفاظت کرنا ہر مسلمان کا فرض قرار دیا۔ لا اکراہ فی الدین یعنی مذہب کے معاملہ میں کوئی زبردستی نہیں ہونی چاہیئے۔ یہ قرآن کی ایک آیت ہے اور محمد صاحب کی تمام زندگی اس آیت کی جیتی جاگتی تفسیر ہے۔ اس کے ثبوت میں عیسائیوں۔ یہودیوں اور دیگر مذاہب کے معتقدوں کے ساتھ وقتاً فوقتاً محمد صاحب کے جو معاہدے ہوئے ان کی نقلیں ابھی تک موجود ہیں" (وشال بھارت نومبر ۱۹۳۳ء صفحہ ۱۴)

فرانس کا بلند پایہ مصنف اور نامور فاضل ڈاکٹر گستاولی بان اپنی کتاب تمدن عرب میں لکھتا ہے کہ:-

"اگر اقوام عیسوی نے اپنے مسلمان فاتحین کے دین کو قبول کر لیا۔ تو یہ محض اس وجہ سے تھا۔ کہ انہوں نے اپنے جدید حاکموں کو ان قدیم حاکموں سے جن کی حکومت میں وہ اس وقت تھے۔ بہت زیادہ منصف پایا۔ نیز ان کے مذہب کو اپنے مذہب سے بہت زیادہ سچا اور سادہ پایا" (صفحہ ۱۲۳)

"پیغمبر اسلام نے اپنے ماقبل کے مذاہب کی اور بالخصوص مذہب یہود و نصاریٰ کی بے انتہا رواداری کی ہے۔ اور ہم آگے چل کر دکھائیں گے۔ کہ ان احکام کی پابندی آپ کے جانشینوں نے کس درجہ کی ہے۔ ان تمام مسلم و غیر مسلم مورخین نے جنہوں نے عربوں کی تاریخ کو بغور پڑھا ہے اس رواداری کا اعتراف کیا ہے" (صفحہ ۱۲۵)

"رابرٹسن اپنی تاریخ چارلس پنجم میں لکھتا ہے کہ وہ مسلمان ہی تھے جن کی اس مذہب کے جوش کے ساتھ رواداری ملی ہوئی تھی" (صفحہ ۱۲۶)

صفحہ ۱۳۲ پر لکھا ہے:-

"بیت المقدس کی فتح کے وقت حضرت عمر کا اخلاق ہم پر ثابت کرتا ہے۔ کہ ملک گیران اسلام مفتوح اقوام کے ساتھ نرم سلوک کرتے تھے۔ اور یہ سلوک ان مظالم کے مقابل میں جو صلیبیوں نے اسی شہر کے باشندوں سے کئی صدی بعد کی نہایت حیرت انگیز معلوم ہوتا ہے" "مسلمانوں نے مصریوں کے ساتھ" اس طرح کا عمدہ برتاؤ کیا۔ کہ سارے ملک نے بہ کشادہ پیشانی دین اسلام اور زبان عربی کو قبول کر لیا۔ میں بار بار کہوں گا۔ کہ یہ وہ نتیجہ ہے۔ جو ہرگز بزور شمشیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ عربوں نے اپنی رعایا کے ساتھ نہایت انصاف اور انسانیت سے برتاؤ کیا۔ اور ان کو پوری آزادی مذہب کی دی اور ان کے عہد حکومت میں کلیسیا مشرقی اور مغربی دونوں کے رئیس الاساقفہ کو اس قدر آرام ملا۔ جو انہیں اس وقت تک ہرگز نصیب نہیں ہوا تھا"

اخبار کیسری ۹ دسمبر ۱۹۲۳ء نے ایک مضمون کے دوران میں لکھا ہے کہ "اسلامی سلطنت جہاں کہیں قائم ہوئی ہے اس کا سب سے بڑا اثر تمدنی ترقی پر ہوا ہے یہی وجہ تھی۔ کہ قدیم ہندو مسلمانوں کے نہ صرف مخالف امن و امان سے رہے بلکہ سلطنت کے دست و بازو بنے رہے کسی مسلمان حکمران نے ہندوؤں کے نظام معاشرت۔ قانون اور مذہب کو برباد کرنے کی ہرگز کوئی باقاعدہ کوشش نہیں کی"

پنجاب کے مشہور سیاسی لیڈر لالہ لاجپت رائے صاحب لکھتے ہیں۔ کہ "مسلمان اچھے تھے یا برے تھے۔ ان میں ایک بات قوی تھی اور وہ یہ کہ انہوں نے ہندوستان کو اپنا گھر بنا لیا تھا یہ ہندوؤں پر بھروسہ رکھتے تھے۔ ان کو اعلیٰ ترین عہدوں پر مامور کرتے تھے کبھی قومی نفرت ان کی کارروائی کی محرک نہ ہوتی تھی۔ سوائے چند ناخوشگوار واقعات کے

ممالک خارجہ کے مبلغین کے لئے ضروری اطلاع

غیر ممالک کے احمدی مبلغین اپنی سالانہ رپورٹ یکم مئی ۴۲ء تا ۳۰ اپریل ۴۳ء بہ جلدی ارسال فرمائیں۔ اس رپورٹ میں خصوصیت سے فارم رپورٹ مطبوعہ کے عنوانات کے علاوہ یہ ذکر فرمائیں۔ (۱) آپ کے تبلیغی مرکز کی کتنی اور کہاں کہاں شاخیں ہیں۔ چھوٹے سکیل کا نقشہ شاخوں کے مقام پر نشان کے ساتھ منسلک کیا جائے۔ اگر محض اندازاً خود کھینچ کر لگا دیں۔ تو بھی ہرج نہیں (۲) کس قدر اصل باشندگان ملک کن کن مذاہب سے داخل سلسلہ ہوئے ہیں۔ (۳) سلسلہ کی جائداد (۴) تعلیمی اداروں کی تعداد۔ مدرسین و طلباء کی تعداد۔ حکومت سے امداد کی رقم اور تعلیم پر کل خرچ (۵) لوکل مبلغین کی تعداد ان پر خرچ آنریری مبلغین یا سیکرٹریان تبلیغ کی تعداد (۶) رپورٹ مختصر جامع اور خانہ پری کیفیت میں جو دلچسپ معلومات اور تبلیغی تجربات آپ کو ہوئے ہوں ان کا ذکر۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

اخبار احمدیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے لئے دُعا اور صدقہ

جماعت احمدیہ دہلی نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت و عافیت کے لئے نصف گھنٹہ دعا کی۔ اور ۲ بکرے صدقہ کئے گئے۔

الیف اے کے امتحان میں کامیابی

(۱) مرزا مجید احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب (۲) سید داؤد احمد صاحب ابن حضرت میر محمد اسحٰق صاحب (۳) چودھری ناصر محمد صاحب ابن جناب چودھری فتح محمد صاحب ناظر اعلےٰ (۴) نصیر احمد صاحب واقف تحریک جدید (۵) مولوی شریف احمد صاحب مدرسہ احمدیہ (۶) مولوی بشیر احمد صاحب سیالکوٹی (۷) مولوی محمد احمد صاحب ثاقب نے امسال الیف اے کے امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے۔ ان کے علاوہ سلیمہ صاحبہ بنت جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے اسی امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ اور ۵۴۴ نمبر حاصل کئے ہیں۔ اور امید ہے وظیفہ حاصل کر سکیں گی۔ سیدہ صاحبہ بنت میر مہدی حسین صاحب مرحوم بھی پاس ہوئی ہیں۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے

درخواست ہائے دُعا

(۱) ایم محمد حسین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چارکوٹ کی اہلیہ صاحبہ بیمار رہتی ہیں۔ (۲) شیخ منور اسلام صاحب اعجاز کی ہمشیرہ بیمار ہے۔ اور بہت کمزور ہو گئی ہے۔ (۳) سید محمود علی صاحب جنگ پر گئے ہوئے ہیں (۴) فضل احمد صاحب آف موگا بعارضہ مرگی بیمار ہیں (۵) خواجہ عبد الکریم صاحب دارالرحمت کی والدہ صاحبہ بعارضہ اسہال بیمار ہیں۔ احباب سب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں

ولادت

(۱) خاکسار کو اللہ تعالےٰ نے ۷ راپریل کو تیسرا فرزند عطا فرمایا اسی طرح خاکسار کے برادر نسبتی عزیزم شیخ عبد القادر صاحب کے گھر میں بھی لڑکا پیدا ہوا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو لمبی عمر اور سعادت دارین عطا فرمائے۔ خاکسار عبد القادر مبلغ لائلپور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات پر تضمین

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

(۱)

سلطنتِ ایران کی بابت پیشگوئی

ہوا مُلکِ فارس میں برپا فساد
تو آیا مسیحاؑ کا الہام یاد
رضا شاہ دربندِ قیدِ فرنگ
تزلزل در ایوانِ کسریٰ فتاد

(۲)

دُعا برائے حفاظتِ مرکز

جنگ کی اب چل رہی ہے منجنیق
کٹ رہا ہے۔ مر رہا ہے ہر فریق
کر حفاظت مرکزِ اسلام کی
یا حفیظُ۔ یا عزیزُ۔ یا رفیق

(۳)

احمدیت کی ترقی خدا کے ہاتھوں ہے نہ کہ انسان کے

بے عمل انعام ہے۔ اللہ اکبر
مُفت کا اکرام ہے۔ اللہ اکبر
سلسلہ کو کیا کوئی دے گا ترقی
یہ خدا کا کام ہے۔ اللہ اکبر

(۴)

اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہ

سخاوت کا شہرہ ترا کو بکو ہے۔
ہر اک شے میں جاناں ترا رنگ و بو ہے
بیاں کیا کروں جلوۂ حسن تیرا
جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے

(۵)

سلام بر مسیح موعودؑ

ہمارے دین پر جب آئی آفت
تو کی احمدؐ نے تجدید و حفاظت
خُدا اسلام کا خوش ہو کے بولا
سلامت بر تو اے مرد سلامت

بیرونی مجالس انصار اللہ جلد توجہ فرمائیں

جن جن مجالس انصار اللہ کیطرف سے مجلس مرکزیہ کے لئے چندہ کا حصہ ابھی تک روانہ نہ کیا گیا ہو یا بقایا واجب الادا ہو۔ وہ بہت جلد بمد امانت مجلس مرکزیہ انصار اللہ قادیان بنام محاسب صدر انجمن قادیان بھیجکر ممنون فرمائیں۔ اور آئندہ ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک جماعت کے دیگر چندوں کے ساتھ مرکز میں بھجوانے کا التزام فرمائیں۔ کیونکہ مجلس مرکزیہ انصار اللہ قادیان کے بہت سے کام انصار اللہ کے فنڈ کی کمزوری کی وجہ سے رکے ہوئے ہیں۔ عہدہ داران انصار اللہ انصار سے باقاعدہ چندہ کی وصولی کا انتظام فرمائیں۔

خاکسار عبد الرحیم درد جنرل سیکرٹری مرکزیہ انصار اللہ

مذاکرہ علمیہ

رجم زانی کا حکم قرآن مجید میں

(۱)

ایک دوست نے سوال کیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جنگ مقدس میں فرماتے ہیں "(اللہ تعالیٰ) زانی کے سنگسار کرنے کے لئے قرآن کریم میں صاف حکم فرماتا ہے" (جنگ مقدس پرچہ ۲ - جون ۱۸۹۳ء) وہ کہتے ہیں۔ کہ بظاہر قرآن مجید میں کوئی ایسی آیت نظر نہیں آتی۔ جہاں رجم زانی کا ذکر صاف طور پر موجود ہو۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ کی بھی بظاہر تاویل مشکل ہے۔ کیونکہ حضور نے "قرآن کریم" کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ نہ کہ شریعت اسلامیہ کے۔ کہ اس سے یہ مراد سمجھی جائے کہ حضور کے الفاظ عمومیت کا رنگ رکھتے ہیں۔ اس لئے وہ دوست یہ استفسار کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قول کے مطابق قرآن مجید سے رجم زانی کا حکم دکھایا جائے۔ اس مضمون میں اس اعتراض کا جواب دیا گیا ہے۔ اور کوئی دوست بھی اگر اس موضوع پر قلم اٹھائیں۔ تو ایسے مضامین شکریہ کے ساتھ درج کئے جائیں گے۔

(ایڈیٹر)

یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن مجید الہامی کتب میں ایک بالکل ممتاز شان رکھتا ہے وہ نسل انسانی کی اصلاح اور دنیا سے بدی کے استیصال کے لئے صرف یہی نہیں کہتا کہ فلاں بدی کے قریب نہ جاؤ۔ بلکہ جن وجوہات سے بدی پیدا ہوسکتی ہے۔ ان کو دور کرنے کی ہدایت بھی فرماتا ہے۔ مثلاً یہ انسانی طبیعت ہے۔ کہ جو بدی اس کے سامنے کثرت سے آئے۔ وہ اس کی نظر میں حقیر ہو جاتی ہے۔ اور لوگ اس کو معمولی سمجھ کر اس کے مرتکب ہونے لگتے ہیں۔ اس واسطے قرآن کریم گندی باتوں کا بالصراحت ذکر عموماً بہت ہی کم کرتا ہے اور ان کے متعلق صرف اشارات پر کفایت کرتا ہے تا یہ احساس پیدا ہو۔ کہ ایسی بات کا مومن سے سرزد ہونا گویا ناممکن ہے۔ پھر چونکہ یہ کتاب فصاحت و بلاغت سے پر ہے اس لئے بہت سی باتیں اس میں استدلال بالاولیٰ کے طریق سے بھی بیان ہوئی ہیں یعنی چھوٹی بات کا ذکر کرکے بڑی کو بظاہر چھوڑ دیا گیا ہے۔ یا ایک بات کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ تعلق رکھنے والی دوسری بات کا ذکر صریح الفاظ میں نہیں کیا گیا۔ بلکہ ایک باریک اشارہ اس کی طرف کر دیا۔ لیکن اس کا یہ مقصد نہیں۔ کہ ان باتوں کو نظر انداز کر دیا گیا ہے بلکہ اس لئے کہ تا چھوٹی سے بڑی بات کا نتیجہ نکال لیا جائے۔ اور ذکر شدہ سے دوسری غیر مذکور کی اہمیت محسوس کی جائے مثلاً اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

"یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین فان کن نساء فوق اثنتین فلھن ثلثا ما ترک وان کانت واحدۃ فلھا النصف" (نساء) یعنی اگر مرنے والے کی اولاد میں صرف ایک لڑکی ہو۔ تو اس کو ترکہ کا ½ حصہ ملے گا۔ اور اگر دو سے زیادہ لڑکیاں ہوں۔ تو وہ دو تہائی کی وارث ہوں گی اور اگر لڑکے بھی ہوں۔ اور لڑکیاں بھی تو لڑکے کو لڑکی سے دو چند حصہ دینے کا ارشاد فرمایا۔ اور صرف ایک لڑکے یا ایک سے زیادہ لڑکوں کے حصص کا ذکر جبکہ ان کے ساتھ کوئی لڑکی نہ ہو۔ صریحاً بیان نہیں فرمایا۔ اور نہ ہی دو لڑکیوں کا صریحاً ذکر فرمایا جس سے یہ مقصود نہیں۔ کہ ان کو کچھ بھی نہ دیا جائے۔ بلکہ استدلال بالاولیٰ سے سمجھا جاسکتا ہے کہ جب اکیلی وارث لڑکی کو دوسرے معین حصص کو ان کے اصل مقام پر رکھتے ہوئے النصف ملتا ہے اور لڑکے اور لڑکی کی موجودگی میں لڑکے کا حصہ لڑکی کے حصہ سے دو چند ہوتا ہے۔ تو لڑکے کو جبکہ وہ اکیلا وارث ہو ½ کا دو چند یعنی کل ترکہ ملنا چاہیئے۔ اسی طرح سورۃ نساء کے آخر میں فرمایا:-

ان امرؤا ھلک لیس لہ ولد ولہ اخت فلھا نصف ما ترک وھو یرثھا ان لم یکن لھا ولد فان کانتا اثنتین فلھما الثلثان

یعنی اگر میت کلالہ ہو جس کی نہ تو کوئی اولاد ہو۔ اور نہ ہی آبا و اجداد میں سے کوئی زندہ ہو۔ اور اس کی وارث صرف ایک بہن ہو۔ تو اسے لڑکی کی طرح سمجھ کر نصف ترکہ کا حق دیا جائے گا۔ اور اگر دو بہنیں ہوں۔ تو انہیں ⅔ ملے گا۔

الغرض اس آیت میں بتایا۔ کہ اس کی بہنوں سے لڑکیوں کا سلوک کیا جائے۔ اور ان کو ان کے قائم مقام کر دیا جائے۔ اب یہ بات واضح ہے کہ جب دو بہنیں لڑکیوں کی قائم مقام ہو کر ⅔ لے جاسکتی ہیں۔ تو دو لڑکیاں بدرجہ اولیٰ ⅔ کی حقدار ہوں گی الغرض اس طرح سے دو لڑکیوں کے حصص کا ذکر صریحاً بیان کرنے کی بجائے استدلال بالاولیٰ سے ان کے ذکر پر اکتفا کیا گیا ہے۔

اسی طرح قرآن مجید بعض باتوں کا ذکر صریحاً فرماتا ہے اور بعض باتوں کو بعض وجوہات کی بناء پر ترک کر جاتا ہے اور اس سے یہ مراد نہیں ہوتی۔ کہ غیر مذکور بالکل نسیاً منسیاً ہے۔ اور یہ کہ اس کا کوئی حکم نہیں۔ مثلاً سورۃ نساء میں عورتوں کے حقوق محفوظ کرنے کی بہت تلقین فرمائی جس کا یہ مطلب نہیں کہ مردوں کے حقوق کچھ بھی نہیں۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ مردوں کے حقوق ضائع ہونے کا اندیشہ پیدا نہیں تھا۔ اگر خطرہ تھا۔ تو عورتوں کے حقوق کے متعلق تھا۔ اس لئے ان کا ذکر فرما دیا۔ اور دوسرے کو ترک کر دیا تا یہ بات بھی سمجھا جاسکے کہ اگر عورتوں کے یہ حقوق ہیں۔ تو مردوں کے حقوق بدرجہ اولیٰ ہونگے۔ کیونکہ وہ عورتوں پر قیم ہیں۔

اسی طرح مسئلہ قتل مومن ہے جس میں قتل خطا کی تمام صورتیں تو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں۔ لیکن اس صورت کو بظاہر بالکل نظر انداز کر دیا ہے کہ اگر ایک مومن دوسرے مومن کو دانستہ سوچ سمجھ کر قتل کر دے۔ تو اس کی کیا سزا ہوگی۔ جس کا یہ مطلب نہیں کہ نعوذ باللہ اسے کوئی سزا نہیں ملنی چاہیئے۔ بلکہ یہ مطلب ہے۔ کہ اس کی سزا قتل خطا کی سزا سے بڑھ کر ہے اور اس طرح ذکر کرنے سے مقصود یہ ہے۔ کہ یہ بات کسی مومن سے متوقع ہی نہیں۔ کہ وہ کسی دوسرے مومن کو جان بوجھ کر قتل کر دے۔ الغرض اس طرح سے اس کی اہمیت کو ایک نہایت لطیف طریقہ سے بیان فرما دیا۔ جو جلی الفاظ میں بیان کرنے سے اتنی زوردار نہ ہوسکتی تھی۔

مذکورہ بالا امثلہ کی طرح قرآن مجید میں رجم کا ذکر بھی ایک خاص رنگ میں کیا گیا ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ زنا کے مرتکب دو طرح کے اشخاص ہوسکتے تھے۔ ایک وہ جو کنوارا ہو۔ اور دوسرا وہ جو شادی شدہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے کنوار کا ذکر کھلے الفاظ میں کر دیا۔ کیونکہ کنواروں سے اس بدی کے ارتکاب کا امکان زیادہ ہوسکتا ہے شادی شدہ کا ایسا کرنا بالعموم بعید از قیاس ہے۔ اس لئے اسے صریحاً بیان کرنے کی ضرورت ہی نہیں سمجھی۔ لیکن اگر یہ سوال کہیں زیر بحث آئے۔ تو صریح طور بیان شدہ صورت کو سامنے رکھ کر بطریق استدلال بالاولیٰ اس کا حکم بآسانی دریافت کیا جاسکتا ہے۔

غرض دوسری صورت کا ذکر استدلال بالاولیٰ کے رنگ میں ہوا ہے تاکہ

اس بدی کی اہمیت دلوں میں منقش ہو جائے۔ اور جس گروہ کا ذکر صاف الفاظ میں فرمایا۔ اس کے ساتھ ہی اشارۃً دوسرے کا بھی ذکر کر دیا۔ ذکر شدہ فریق کے ذکر میں یہ حکمت بھی تھی۔ کہ خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کو توجہ دلائی۔ کہ یہ بدی اس وجہ سے پھیلتی ہے۔ کہ بعض لوگ لڑکوں اور لڑکیوں کی شادی ان کی بلوغت اور قابل شادی ہو جانے کے بعد جلدی نہیں کرتے۔ جس کے نتیجے میں آخر وہ اس بدی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ اس بدی کے روکنے کے دو طریق ہیں۔

اول۔ نکاح میں غیر مشروع طور پر تاخیر نہ کی جائے (۲) اس کی سزا مقرر کر دی تاکہ اس کی روک تھام ہو۔ اور چونکہ یہ بدی ایسی تھی جس کا ہونا کنواروں سے اتنا بعید نہ تھا۔ اس لئے ان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منھما مائۃ جلدۃ ولا تاخذکم بھما رافۃ فی دین اللہ ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر ولیشھد عذابھما طائفۃ من المومنین (نور) کہ ایسی بدی کے مرتکب کو سو کوڑے لگاؤ۔ اور سزا کے وقت نرمی سے کام نہ لو۔

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ کیسے معلوم ہوا۔ کہ یہ غیر شادی شدہ کی سزا کا ذکر ہے۔ تو اس کے لئے اللہ تعالےٰ نے آیت ہذا میں قرینہ رکھ دیا چنانچہ فرماتا ہے "الزانی لا ینکح الا زانیۃ او مشرکۃ والزانیۃ لا ینکحھا الا زان او مشرک۔ کہ ان کے لئے ان کی زنا کاری کا سد باب اس طرح کر دیا جائے۔ کہ وہ باہم شادی کرلیں اور نکاح کا لفظ رکھ کر بتا دیا کہ یہ حکم غیر شادی شدہ کے متعلق ہے۔ نہ کہ شادی شدہ کے متعلق۔

خاکسار نور الحق۔ واقف زندگی تحریک جدید

اخبار و افکار

راہی کے قلم سے

اتحادی ہوائی حملوں کا زیادہ زور ان دنوں بحیرہ روم کے جزائر سسلی۔ سارڈینیا اور پنٹے لیریا پر ہے۔ یہ تینوں اطالوی جزائر ہیں۔ تازہ اطلاع ہے کہ اتحادیوں کی طرف سے جزیرہ پنٹے لیریا میں مقیم اطالوی افواج کو کہا گیا ہے۔ کہ وہ غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈال دیں۔ لیکن اطالویوں نے آخری ساعت تک جزیرہ کی حفاظت کرنے کا اعلان کیا ہے۔

ان اطالوی جزائر کی جغرافیائی کیفیت یہ ہے۔

سسلی

یہ جزیرہ بحیرہ روم میں سب سے بڑا زرخیز اور سب سے زیادہ آباد جزیرہ ہے۔ ایک چھوٹی سی تنگنائے جس کا نام تنگنائے مسینہ ہے۔ اور جو صرف دو میل چوڑی ہے اسے اٹلی سے جدا کرتی ہے۔

یہ جزیرہ بالکل تکون کے مشابہ ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ قدیم یونانی جہاز ران اسے "تکونیہ" کے نام سے پکارا کرتے تھے۔ رقبہ ۹۸۶۰ مربع میل۔ آبادی ۱۹۲۱ء کی مردم شماری کے مطابق ۱۳۲۱۵۶ ہے۔ سسلی کا علاقہ زیادہ سطح مرتفع ہے۔ جس کی اونچائی پانچ سو فٹ سے ۱۹۰۰ فٹ تک جاتی ہے۔ بعض بعض پہاڑوں کی چوٹیاں پانچ ہزار فٹ سے زیادہ بلند ہیں۔ یہاں آتش فشاں پہاڑ بھی پائے جاتے ہیں۔ صرف ایک میدانی علاقہ کتانیہ ہے۔ جہاں انگور کثرت سے ہوتا ہے۔ آب و ہوا گرم ہے۔ زیریں علاقوں میں سردی کے موسم میں شاذ ہی برف پڑتی ہے۔ البتہ پہاڑی شہروں میں سردی بلا کی ہوتی ہے۔ بارش زیادہ تر سردیوں میں ہوتی ہے۔ نارنگی۔ زیتون۔ بادام۔ انار۔ شہتوت اور انگور کثرت سے پیدا ہوتے ہیں۔ اٹلی کی گیہوں کی کل پیداوار کا ½ حصہ سسلی پیدا کرتا ہے آبادی میں یونانیوں کے علاوہ عربی النسل لوگ بھی موجود ہیں۔ مسلمانوں کے لئے یہ امر باعث دلچسپی ہے۔ کہ اس جزیرہ پر (اور بحیرہ روم کے اور بہت سے جزائر پر کم و بیش عرصہ کے لئے) ایک سو سال تک مسلمانوں نے حکومت کی ہے

سارڈینیا

سسلی کے بعد یہ دوسرا بڑا اطالوی جزیرہ ہے۔ جزیرہ کارسیکا سے بالکل جنوب میں ہے۔ ان دونوں جزیروں کے درمیان صرف ۷½ میل چوڑی ایک آبنائے ہے۔ گو قدرتی دولت۔ مثلاً زرخیز زمین قیمتی کانیں اور وسیع جنگلات وغیرہ کے لحاظ سے یہ جزیرہ خوش قسمت ہے۔ لیکن آبادی ہر لحاظ سے پس ماندہ ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ لوگ پرانی وضع کے دلدادہ ہیں۔ زراعت میں بالکل ابتدائی قسم کے طریق رائج ہیں۔ ذرائع آمد و رفت کی کمی ہے۔ اور حکومت بھی غافل ویسے اقتصادی ہے۔

سارڈینیا کی آبادی سسلی کا ½ حصہ ہے۔ در آنحالیکہ دونوں جزائر کا رقبہ قریباً قریباً ایک ہی ہے۔ پیداوار گیہوں۔ جو۔ لوبیا۔ آلو۔ شراب۔ زیتون کا تیل۔ نارنگی تمباکو۔ سن۔ روئی وغیرہ ہیں۔ گھوڑے اور دوسرے جانور مثلاً بھیڑ۔ بکری۔ اور سور خوب پائے جاتے ہیں۔

لوگ جزیرہ کے باشندے ہوتے کے باوجود جہاز رانی سے شغف نہیں رکھتے۔ نیز تعلیمی لحاظ سے بہت پیچھے ہیں یہاں کی زبان لاطینی۔ ہسپانوی۔ اور اطالوی زبانوں کا مجموعہ ہے۔ لیکن مختلف علاقوں کی بولی مختلف ہے۔

مسلمان اپنے عروج کے زمانہ میں یہاں بھی پہنچے۔ اور اپنی حکومت قائم کی۔

پنٹے لیریا

یہ ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے۔ اور یہ آتش فشاں جزیرہ سسلی کے ساحل سے ساٹھ میل پر جنوب مغرب کی طرف واقع ہے اس جزیرہ کا قطر ۳۶ میل ہے۔ یہ بھی سسلی اور سارڈینیا کی طرح اٹلی کے ماتحت ہے۔ افریقہ کے ساحل سے بہت قریب ہے اور ان دنوں اتحادی ہوائی جہازوں کا سب سے بڑا نشانہ بنا ہوا ہے۔

مجلس مشاورت کا ایک اہم فیصلہ

امسال مجلس مشاورت میں پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ ہر سیکرٹری مال ہر ماہ کے پہلے ہفتہ میں ایک فہرست بھیجدیا کرے کہ فلاں فلاں موصی نے اتنی رقم فلاں تاریخ کو ادا کر دی ہے جو فلاں تاریخ کو فلاں کوپن کے ذریعہ داخل خزانہ ہو چکی ہے۔ موصی کا نام اور نمبر وصیت بھی اس میں ضرور دیا جائے"

اس فیصلہ کی تعمیل میں سیکرٹریان مال فوراً نقشہ بنا کر ارسال فرمائیں۔ جس میں نمبر وصیت اور نام موصی کا ضرور حوالہ دیا جائے۔ ورنہ دفتر غلط اندراج کا ذمہ وار نہ ہوگا۔ سیکرٹری مقبرہ بہشتی

تبدیلی و تقرری

چونکہ چودھری علی اکبر صاحب امیر جماعت احمدیہ جہلم وہاں سے تبدیل ہو چکے ہیں اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے سید سردار شاہ صاحب کو ۳۰-۴-۱۹۴۴ء تک امیر مقرر فرمایا ہے۔ (ناظر اعلےٰ قادیان)

تردید قدامت روح و مادہ

از روئے عقلی دلائل

(۵)

گزشتہ نمبروں میں ہم نے بفضل تعالیٰ وید شاستروں کی اندرونی شہادتوں سے روح و مادہ کا حادث و غیر مخلوق ہونا ثابت کر دکھایا ہے۔ اس لئے آج ہم مضمون کی آخری قسط میں چند عقلی دلائل بھی پیش کرتے ہیں۔ تاکہ عقلی دلائل سے دلچسپی رکھنے والے بھی آریہ سماج کے اس عقیدہ کی بطالت سے اچھی طرح واقف ہو جائیں۔

پہلی دلیل۔ سوامی دیانند جی صاحب اپنی تصنیف ستیارتھ پرکاش اردو صفحہ ۲۶۱ میں مادہ کی تعریف یوں کرتے ہیں۔

"سب سے لطیف جزو جو کاٹا نہیں جاتا۔ اس کا نام پرمانو ہے۔" مادہ کی آخری حالت جسے پرمانو کہتے ہیں۔ وہ بقول جناب سوامی صاحب ناقابل تقسیم ہے بہت خوب۔ آئیے اب دیکھیں کہ آیا وہ پرمانو جسے سوامی صاحب ناقابل تقسیم بتاتے ہیں کیا فی الواقع ناقابل تقسیم ہے؟ سو جب ہم آپ کی بیان کردہ تعریف کو مدنظر رکھتے ہوئے غور کرتے ہیں۔ تو ہمیں پرمانو بھی قابل تقسیم ہی نظر آتا ہے۔ اس طرح کہ جب ہم فرض کے طور پر تین پرمانو (ذرات) ایک جگہ ساتھ ساتھ اس طرح رکھیں (...) تو دائیاں بائیاں درمیانی پرمانو کو مس کریگا اور جب وہ مس کرے گا۔ تو ایسی حالت میں لامحالہ ماننا پڑے گا۔ کہ وہ پہلی جزو تقسیم ہو گیا۔ اور جب ایک میں تقسیم پائی گئی تو اس پر باقی ذرات کو بھی قیاس کر لیا جائے۔ اور اگر کہا جائے۔ کہ یہ محض خیالی تقسیم ہے۔ اگر یہ ذرات فی الواقعہ تقسیم ہو جاتے ہیں۔ تو ہمیں بھی مشاہدہ کرواؤ۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ یہ ضروری نہیں ہوتا۔ کہ ہر ایک بات عملاً کر کے دکھلائی بھی جائے۔ جب ایک چیز کا عقلاً منقسم ہونا درست ہے۔ تو کیا حقیقت میں وہ ناقابل تقسیم ہی بنی رہے گی؟ کبھی نہیں۔ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ ہمارے پاس ایسے باریک آلات نہ ہوں۔ جس سے ہم اس پرمانو (ذرہ) کے دو ٹکڑے کر دیں۔ لیکن کیا خدا جو ہر ایک کام بغیر آلات کے کرتا ہے۔ اس کے نزدیک بھی وہ ناقابل تقسیم ہے۔ اور کیا خدا ایسی اتنی قدرت نہیں۔ کہ مادہ کی آخری حالت (پرمانو) کو تقسیم کر سکے۔ اگر کہو کہ وہ (خدا) بھی اسے تقسیم نہیں کر سکتا۔ تو ایشور کی بے بسی ظاہر ہے۔ اور اگر کہو کہ کر سکتا ہے۔ تو تسلیم کر لیجئے۔ کہ پرمانو حادث اور مخلوق ہیں کیونکہ وہ قابل تقسیم ہیں۔ اور ممکن ہے کہ ایسا زمانہ بھی آ جائے۔ جس میں اس قسم کے باریک آلات تیار ہو جائیں۔ جن کی مدد سے جناب سوامی صاحب کے بیان کردہ ناقابل تقسیم ذرات کو ہم بھی تقسیم کر کے دکھا دیں۔ مگر دراصل بات یہی درست اور ٹھیک ہے۔ کہ ہر ایک امر کا مشاہدہ ضروری نہیں۔ پس کسی امر کو حل کرنے کے لئے اتنا دیکھنا کافی ہوتا ہے۔ کہ آیا وہ امر عند العقل محال تو نہیں۔ سو جو چیز عقلاً ممکن ہو۔ اس کے متعلق یہ کہنا قطعاً غلط ہے۔ کہ ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔

دوسری دلیل۔ سوامی درشنانند صاحب ایشور وچار حصہ اول کے صفحہ ۳ پر لکھتے ہیں کہ جو چیز پیدا ہوتی ہے۔ وہ حالتیں بدلتی اور ناش ہو جاتی ہے۔ اور جو چیز حالت بدلتی ہے۔ وہ پیدا شدہ اور حالت بدلنے والی ... جو چیز حالت بدلتی ہے وہ پیدا شدہ ہے" یعنی جو چیز حالتیں بدلتی۔ اور تغیرات کے چکر میں پھنسی ہوئی ہو وہ کبھی بھی ازلی اور غیر مخلوق نہیں ہو سکتی۔ بلکہ وہ حادث اور مخلوق ہو گی۔ سو جب ہم اس کلیہ کے ماتحت روح پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ جس قدر تغیرات اس پر وارد ہوتے ہیں۔ اور کسی چیز پر نہیں ہوتے۔ جس کی تردید آریہ سماجی دوست بھی نہیں کر سکتے۔ کیونکہ وہ بھی مانتے ہیں۔ کہ تناسخ کی رو سے آج اگر ایک روح انسان ہے تو کل حیوان۔ ایک وقت میں چرند ہے تو دوسرے وقت میں پرند۔ اگر ایک حالت میں ذی شعور ہے۔ تو دوسری جون میں نباتات بنی ہوئی نظر آتی ہے۔ پس یہ کس قدر تغیرات ہیں جو روح پر وارد ہوتے ہیں یعنی کبھی صاحب کلام ہے کبھی مدرک ہے۔ اور کبھی کلام سے خالی اور ادراک سے معرا۔ لہذا یہ تغیرات ہی اسے حادث و مخلوق ثابت کرتے ہیں۔ کیونکہ سوامی درشنانند جی نے خود ہی فرمایا ہے۔ کہ "جو چیز حالت بدلتی ہے وہ پیدا شدہ ہے۔" اور روح چونکہ ہزاروں حالتیں بدلتی ہے۔ اس لئے یقیناً پیدا شدہ ہے۔

تیسری دلیل۔ بانی آریہ سماج ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۱۲ پر لکھتے ہیں۔ کہ "تین چیزیں ازلی ہیں۔ روح۔ مادہ۔ ایشور" مگر اسی کتاب کے صفحہ ۲۴۸ پر تحریر فرماتے ہیں۔ کہ پانچ چیزیں ازلی ہیں۔ یعنی روح۔ مادہ۔ خدا۔ آکاش۔ زمانہ۔ پھر اسی کتاب میں آکاش یعنی خلاء کے ازلی ہونے کی یہ دلیل بھی دیتے ہیں۔ کہ "بغیر آکاش کے پرکرتی اور پرمانو کہاں ٹھہر سکیں۔" (صفحہ ۲۵۳)

گویا اگر آکاش نہ ہو تو روح و مادہ کہاں ٹھہریں۔ اس لئے لازماً آکاش بھی غیر مخلوق ہے۔ اس دلیل سے ثابت ہے کہ جس قدر اشیاء ازلی مانی جاتی ہیں۔ وہ سب کی سب آکاش ہی کے سہارے قائم ہیں۔ کیونکہ بقول شری سوامی جی مہاراج اگر آکاش نہ ہو تو یہ ازلی اشیاء کہاں ٹھہریں۔

مگر خود جناب سوامی صاحب نے ہی اپنی دوسری تصنیف رگوید آدی بھاش بھومکا اردو صفحہ ۷۶ میں لکھ دیا ہے۔ کہ آکاش مخلوق ہے۔ اصل عبارت یوں ہے۔

"اس پرش (ایشور) کے من یعنی وچار یا غور و فکر کرنے والی سامرتھ (قدرت) سے چاند پیدا ہوا۔ اور چکشو یعنی پر نور قدرت سے سورج ظاہر ہوا۔ اور شرادوتر یعنی آکاش صورت قدرت سے آکاش ہوا۔"

اور یہ بات تو مسلمہ ہے۔ کہ جو چیز مخلوق ہو وہ ناش بھی ہو گی۔ پس جب آکاش کا ناش ہونا ثابت ہو گیا۔ تو روح اور مادہ کا ناش ہونا خود ہی ظاہر ہے۔ کیونکہ بروئے ارشاد سوامی صاحب اگر آکاش نہ ہو تو روح مادہ کہاں ٹھہریں۔ جب ظرف ہی نہ ہو۔ تو مظروف کہاں رہا۔ کیونکہ مظروف کا قیام ظرف کے بغیر محال ہے۔ سو جب ظرف حادث اور فانی ثابت ہو گیا۔ تو مظروف بھی حادث اور فانی ٹھہرا۔

چوتھی دلیل۔ سوامی دیانند صاحب لکھتے ہیں۔ کہ "وہ محیط کل وغیرہ صفات سے موصوف ایشور سب جگہ موجود اور حاضر و ناظر ہے۔ ایک ذرہ بھی اس کی سرائت سے خالی نہیں۔" (رگوید آدی بھاش بھومکا صفحہ ۲۲)

جب ایشور سب جگہ موجود حاضر و ناظر اور ہر ایک ذرہ میں سرائت کئے ہوئے ہے تو اس پر ہمارا یہ سوال ہے۔ کہ کیا ایشور ہر ایک ذرہ کی ماہیت اور اس کی کنہ تک کا واقف ہے۔ اگر کہو واقف ہے۔ اور اسے ہر ذرہ کے خواص کا کامل علم ہے۔ تو پھر یہ بھی بتلائیے۔ کہ وہ (ایشور) ان (روح و مادہ) کو پیدا بھی کر سکتا ہے یا نہیں؟ اگر کہا جائے۔ کہ نہیں تو پرمیشور علیم کل نہ رہا۔ کیونکہ کسی چیز کا کمال علم ہی اس (چیز) کے عالم کو اس کی خلق پر قادر کر دیتا ہے۔ سو جب پرمیشور ایک ذرہ ناچیز بھی پیدا کرنے پر قادر نہیں۔ تو وہ علیم کل کیونکر ہو سکتا ہے۔ پس جب وہ علیم نہیں تو ہر ایک ذرہ میں ساری بھی نہیں لہذا محدود ہوا۔ اور محدود خدا نہیں ہوتا۔ پرمیشور نہیں علیم کل اور سروگیہ کہلا سکتا ہے جبکہ وہ ہر ایک چیز کی کنہ تک ہے کامل طور پر واقف ہو

جو بعض امور سے واقف اور بعض سے بے خبر ہو۔ وہ علیم کل اور گیان مئی کیوں ہوگا؟ پس اگر پرمیشور حقیقی معنوں میں علیم کل ہے تو اسے رُوح مادہ کا خالق بھی تسلیم کیجئے۔ ورنہ یہ عقیدہ کہ پرماتما تمام اشیاء کی ماہیت سے واقف اور ان کے گن کرم سوبھاؤ کو حد کمال تک جانتے ہوئے ہے۔ غلط ٹھہریگا۔

اس جگہ اگر کوئی یہ کہے کہ یہ بات کیونکر باور کرلی جائے۔ کہ کسی چیز کا کامل علم اس کے بنانے پر بھی قادر کر دیتا ہے۔ جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ علم خواص الاشیاء کے بڑے بڑے ماہر اور عالم بھی کسی ایک ذرہ کو بھی نیست سے ہست نہیں کرسکتے۔ تو اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ اشیاء کے خواص کا کامل علم تو کیا وہ لوگ ایک ذرہ کے بھی تمام خواص نہیں جانتے۔ پھر ان کو اسکی پیدائش پر قدرت کیسے حاصل ہوسکتی ہے؟ ہاں اگر ان کا علم خواص الاشیاء حد کمال تک پہنچ جائے۔ تو ایسی حالت میں یقیناً وہ ان اشیاء کو حقیقی معنوں میں پیدا بھی کرسکتے ہیں۔ لیکن انسان چونکہ خود محدود اور مخلوق ہے بایں سبب اس کا علم بھی محدود ہے۔ اسلئے وہ بوجہ محدود ہونے کے نہ تو کسی چیز کا کامل علم حاصل کرسکتا ہے۔ اور نہ ہی اس کی پیدائش یا خلق پر قادر ہوسکتا ہے کیونکہ "اگر جیو کا علم غائت درجہ تک بڑھ جاوے تب بھی وہ محدود علم اور (محدود) قدرت والا رہتا ہے۔ غیر محدود علم اور قدرت والا کبھی نہیں ہوسکتا" (ستیارتھ اردو ص ۲۵۴)

مگر برخلاف اس کے جب یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ "پرمیشور کی سچائی۔ انصاف۔ رحم کامل قدرت اور کامل علم وغیرہ بےشمار صفتیں ہیں" تو ساتھ ہی یہ بھی ماننا چاہیئے کہ پرماتما یا پرمیشور کامل قدرت اور کامل علم سے موصوف ہونے کے باعث ہر ایک چیز کی تخلیق پر قادر بھی ہے کیونکہ علیم و قدیر تبھی ہوگا۔ جب اسے ہر ایک چیز کی پیدائش پر قادر مانا جائے۔ جب یہ مانا جاتا ہے کہ پرمیشور کے ہاتھ نہیں۔ لیکن اپنی طاقت کے ہاتھ سے سب کو بنا لیتا ہے۔ اور قابو رکھتا ہے۔ پاؤں نہیں لیکن محیط ہونے کے باعث سب سے زیادہ صاحب رفتار ہے۔ آنکھ کا آلہ نہیں لیکن سب کو ٹھیک ٹھیک دیکھتا ہے۔ کان نہیں۔ پھر بھی سب کی باتیں سنتا ہے۔ انتہ کرن (حواس باطنی) نہیں مگر تمام دنیا کو جاننا اور اس کو حد کے ساتھ جاننے والا کوئی بھی نہیں ہے" (ستیارتھ ص ۲۱۵)

تو پھر اس امر کو تسلیم کیوں نہیں کیا جاتا کہ وہ بغیر مادہ اور روح کی احتیاج کے انہیں از خود پیدا کرکے کارخانۂ عالم بنا اور چلا سکتا ہے۔ جب انسان بغیر ہاتھ کے کوئی کام نہیں کرسکتا۔ بغیر پاؤں کے چل پھر نہیں سکتا۔ بغیر آنکھ کے دیکھ نہیں سکتا۔ بغیر حواس کے سمجھ نہیں سکتا۔ اسیطرح وہ بغیر مادہ کے کوئی چیز بنا بھی نہیں سکتا۔ مگر چونکہ خدائے عزوجل اس قسم کے آلات سے بے نیاز اور مستغنی ہے اسلئے وہ انسان کی طرح مادہ کا بھی محتاج نہیں اور بغیر احتیاج مادہ دنیا اور اسکی ہر ایک شے بنا سکتا ہے۔ کیونکہ وہ علیم کل۔ قادر مطلق اور محیط کل ہے۔

خاکسار ملک فضل حسین احمدی مہاجر قادیان

تحریک جدید سال نہم کی فہرست اخبار الفضل میں شائع نہ ہونیکی وجہ اور اسکا ازالہ

ہر سال چندہ تحریک جدید ادا کرنیوالوں کی فہرست اخبار الفضل میں شائع ہوتی رہی ہے۔ مگر سال نہم کی فہرست کے واسطے اخبار الفضل بوجہ گرانی کاغذ اور نایابی کے گنجائش نہیں نکال سکا۔ اسلئے فہرست شائع نہیں ہوسکی۔ مگر جن دوستوں کا چندہ تحریک جدید سال نہم مرکز میں داخل ہوجاتا ہے۔ انکا نوسالہ حساب بنا لیا جاتا ہے جن احباب کے گذشتہ سالوں میں سے کوئی سال خالی ہو یا کسی سال کا بقایا ہو۔ انہیں انکا نوسالہ حساب بھیج دیا جاتا ہے تا خالی سال یا بقایا کی ادائیگی کرکے اپنے نوسال کی تکمیل کرلیں۔ اور پھر دسویں سال کا چندہ دے کر اس دس سالہ جہاد کو پورا کرنیکے قابل ہوسکیں۔ اس کے علاوہ ان احباب کو بھی نوسالہ حساب ارسال ہو رہے ہیں جنکی ادائیگی تو سارے سالوں کی ہے۔ مگر دفتر کو اس بات کا علم نہیں کہ آیا ان کی قربانی کا نقشہ ان کی آمد کے مطابق ہے یا نہیں اس امر کا فیصلہ کہ ان کی قربانی کا نقشہ ان کی آمد کے مطابق ہے یا نہیں۔ وہ خود ہی کرسکتے ہیں۔ جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اپنی آمد کے مطابق چندے نہیں لکھوائے۔ انکو بھی توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے وعدے اپنی آمدنیوں کے مطابق کرلیں۔ میں نے وعدوں کے متعلق کوئی حد بندی نہیں کی۔ کیونکہ ہر شخص کی آمدن اس کے حالات کے ماتحت مختلف ہوتی ہے۔ کسی شخص کی آمد تھوڑی ہوتی ہے۔ مگر اس کے اخراجات اس تھوڑی آمد سے بہت کم ہوتے ہیں۔ اور کسی شخص کی آمد بظاہر زیادہ ہوتی ہے۔ مگر اس کے اخراجات اس آمد سے بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ پس ہم نہیں کہہ سکتے کہ کوئی شخص کس حد تک قربانی کرسکتا ہے۔ اس بارہ میں ہر شخص اپنے ایمان اور اپنے اخلاص کے مطابق خود ہی فیصلہ کرسکتا ہے اور اسکی پر اس فیصلہ کا چھوڑ دینا زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ پس میں ان تمام احمدیوں کو جن کی آمدن جنگ کی وجہ سے بڑھ گئی ہے۔ توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس تحریک میں اپنی اپنی آمدن کے مطابق حصہ لیں ایسا نہ ہو کہ آمدن کی زیادتی کے باوجود وہ ثواب میں دوسروں سے پیچھے رہ جائیں"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے مطابق ہر شخص خواہ زمیندار ہو یا تاجر یا ملازم پیشہ خود ہی فیصلہ کرسکتا ہے۔ کہ اسے اپنی ماہوار آمدنی کے مطابق کس قدر قربانی کرنی چاہیئے۔ اسلئے ان کو نوسالہ حساب ارسال کیا جا رہا ہے۔ اگر ان کے ایمان اور ان کے اخلاص کے مقابل میں قربانی کے نقشہ میں کمی ہے تو اس کا اب ازالہ کرلیں۔ علاوہ ازیں نوسالہ حساب انکو اسلئے بھی ارسال کیا جا رہا ہے کہ اگر انکو اللہ تعالیٰ توفیق دے تو اپنی نوسالہ قربانی میں اس طرح اضافہ کریں کہ ان کا چندہ ہر سال پہلے سال سے زیادہ ہوجائے۔ یعنی دوسرے سال میں پہلے سال سے زیادہ تیسرے میں دوسرے سے۔ چوتھے سال میں تیسرے سے زیادہ اور علیٰ ہذا القیاس جیسا کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اپنا طریق ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا نوسالہ عطیہ درج ذیل ہے۔

سال اول ۷۲۰ سال دوم ۱۰۳۴
سال سوم ۱۷۴۰ سال چہارم ۲۰۰۰
سال پنجم ۲۰۸۸ سال ششم ۲۲۶۲
سال ہفتم ۲۴۳۶ سال ہشتم ۲۶۱۰
سال نہم ۲۷۸۴

اگر آپ نے سال چہارم میں پہلے سال کے برابر دیگر آئندہ سالوں میں اضافہ کیا ہوا ہے تو بیشک آپ سابقون میں ہیں۔ کیونکہ آپ نے حضور کی دی ہوئی رعایت کے مطابق فائدہ اٹھایا۔ لیکن یہ یاد رہے کہ سال چہارم میں پہلے سال کے برابر دیگر بڑھانے والوں کا گروہ بھی سابقون کا گروہ ہے۔ لیکن دوسرے درجہ پر ہے۔ پہلا درجہ اور خاص درجہ انکا ہے جو ہر سال پہلے سال سے اضافہ کرتے چلے آرہے ہیں۔ پس اگر آپ سابقون کے دوسرے درجہ میں ہیں یعنی چوتھے سال میں پہلے سال کے برابر دیگر آئندہ سالوں میں اضافہ کرنے والے۔ تو اب آپ کو یہ حق حاصل ہے کہ ہر سال پہلے سال سے زیادہ کرنیوالوں کے گروہ میں آجائیں۔ اور جو کمی آپکے چندہ میں ہے اُسے اب پورا کردیں۔ اس طرح آپ ہر سال پہلے سال سے اضافہ کرنیوالوں کے گروہ میں آجائیں گے جس میں خود سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ہیں۔

نوسالہ نقشہ ارسال کرنے سے ایک غرض یہ بھی ہے کہ سال نہم کا چندہ ادا کرنیوالوں کو معلوم ہوجائے کہ جہاں انکا سال نہم کا وعدہ مرکز میں داخل ہوچکا ہے اور انکا نام دُعا

کیلئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہو چکا ہے وہاں ان کی نو سالہ قربانی کا نقشہ بھی ان کے سامنے آ جائے۔ پس چونکہ اخبار میں فہرست شائع نہیں کی جا سکتی ہے۔ اسم وار حساب بذریعہ سکرٹری مال تحریک جدید یا براہ راست ارسال کیا جا رہا ہے بھجوا نہ جائیں

کہ جنکا سال نہم ابھی تک داخل نہیں ہوا۔ ان کو حساب نہیں بھیجا جاتا۔ صرف ان کو ارسال ہو رہا ہے جو سال نہم کا چندہ مرکز میں داخل کر چکے ہیں۔ یا اب کر دیں۔ جب ان کا سال نہم کا چندہ داخل ہو جائیگا۔ اسی وقت انکا نو سالہ حساب انشاء اللہ طیار کر دیا جائے گا۔ حرم

اسقاط حمل کا مجرب علاج

حب اٹھرا رجسٹرڈ

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کیلئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے۔

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپکا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔ حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس دوا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنے۔ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر بارہ روپے۔

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح اولؓ دواخانہ معین الصحت قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

نفع مند کام پر روپیہ لگانیکا عمدہ موقعہ

کچھ عرصہ ہوا۔ میں نے الفضل کے ذریعہ تحریک کی تھی۔ کہ جو دوست اپنا روپیہ قادیان کے کارخانوں میں نفع حاصل کرنے کی غرض سے لگانا چاہے۔ ان کیلئے آج کل جنگی ٹھیکوں کی وجہ سے اچھا موقعہ ہے۔ چنانچہ میری معرفت اسوقت تک متعدد احباب مختلف کارخانوں میں مختلف صورتوں میں روپیہ لگا چکے ہیں۔ جس کی مجموعی تعداد ستر ہزار روپے کے قریب ہے۔ یہ اعلان اس غرض سے کیا جا رہا ہے کہ جو مزید دوست اس کام میں حصہ لینا چاہے اور ان کے پاس فالتو روپیہ ہو۔ وہ خاکسار سے خط و کتابت کر کے اس موقعہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ شرائط مطابق شریعت اسلامی ہونگی اور میں انشاء اللہ اپنی تسلی کے مطابق حتی الوسع محفوظ صورت میں روپیہ لگاؤنگا۔ متوقع نفع مختلف صورتوں میں بالعموم آٹھ فی صدی سالانہ سے لیکر دس بارہ فی صدی تک ہوتا ہے۔ خواہشمند احباب اپنا روپیہ دفتر محاسب قادیان کے ذریعہ یا براہ راست میرے نام فوراً ارسال فرماویں۔ جتنے دن میرے پاس روپیہ رہیگا۔ میں اس کا امین ہونگا۔ اس کے بعد میری ذمہ واری صرف اخلاقی ہوگی۔ اور اصل شرعی اور قانونی ذمہ داری روپیہ لینے والے کارخانہ دار پر ہوگی اور میں انشاء اللہ اپنی سمجھ کے مطابق پوری ہمدردی اور احتیاط سے کام لونگا۔ فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان ۹/۶/۴۳

داخلہ طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڈھ

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڈھ میں نئے طلباء کا داخلہ ۱۵ رجولائی ۱۹۴۳ء سے ۲۵ رجولائی ۱۹۴۳ء تک ہوگا۔ درخواست داخلہ ۷ رجولائی ۱۹۴۳ء تک پرنسپل طبیہ کالج کے دفتر میں پہونچ جانی چاہیئے۔ اور دفتر کی جانب سے مقررہ کی ہوئی تاریخ پر امیدوار کو معہ اسناد حاضر ہونا چاہیئے۔

تعداد مقررہ کے پورا ہو جانے کے بعد کسی طالب علم کا داخلہ نہیں لیا جائے گا۔ قواعد داخلہ مفت طلب کیے جا سکتے ہیں۔

عطاء اللہ بٹ ایم۔ ڈی۔ پرنسپل

فاؤنٹن پن کی روشنائی بذریعہ خط و کتابت مفت بنانا سیکھیں۔ سوان سائز شیشی صرف ڈیڑھ آنہ میں تیار کر کے روپیہ بچائیں۔ جمیل احمد دہلی گیٹ مالیر کوٹلہ

نمک سلیمانی۔ معدہ کو قوت دیتا۔ اور بھوک بڑھاتا ہے۔ بدہضمی کو دور کرتا ہے۔ قیمت ۱۲ر فی شیشی

طبیہ عجائب گھر قادیان

فوری ضرورت

ایک اعلیٰ سول آفیسر کو ایک خانسامے کی ضرورت ہے جو دیسی اور انگریزی ہر دو قسم کے کھانے پکانے میں بخوبی ماہر ہو۔ اور نیز کام میں صفائی پسند ہو۔ اسکے علاوہ ایک تجربہ کار بہرے کی ضرورت ہے جو اپنے کام میں پوری مہارت رکھتا ہو اور دیگر متعلقہ امور سے بخوبی واقف ہو۔ تنخواہ معقول اور حسب لیاقت دیجائیگی۔ سرٹیفکیٹس کی نقول درخواست کے ہمراہ اس پتہ پر ارسال ہوں

م معرفت منیجر صاحب الفضل قادیان

تریاق کبیر

اسم با مسمّٰے تریاق ہے۔ کھانسی نزلہ۔ درد سر۔ ہیضہ۔ بچھو اور سانپ کے کاٹے کے لئے بس ذرا سا لگانے سے فوری اثر دکھاتا ہے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے۔ قیمت فی شیشی ع، درمیانی شیشی ۱۲ر چھوٹی شیشی ۹ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

اراضی قابل فروخت

میرا ایک کنال قطعہ اراضی واقعہ محلہ دارالبرکات قابل فروخت ہے۔ یہ قطعہ دارالبرکات کے لنگر خانہ (زیر تعمیر) کے بالکل سامنے سڑک کی دوسری جانب ہے اور مسجد محلہ سے بہت قریب ہے۔ ملک عبد القادر خان کے مکان سے ملحق ہے دوسری طرف دس و بیس فٹ کی گلیاں ہیں۔ اس زمین پر ایک کمرہ پختہ بنا ہوا ہے۔ بنیادیں مکمل موجود ہیں۔ نصف زمین میں چار دیواری بھی بنی ہوئی ہے۔ خواہشمند دوست مجھ سے قیمت کا تصفیہ بذریعہ خط و کتابت یا بذریعہ ملاقات کریں۔

شیخ عبد الحق بی۔ اے ۳۲ کشمیر بلڈنگس قلعہ گوجر سنگھ لاہور

مشرق و مغرب کی تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۹ رجون۔ رائٹر کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ درحقیقت بحیرہ روم میں اتحادیوں کا نیا بڑا حملہ شروع ہو چکا ہے اتحادی سب سے پہلے پینٹے لیریا۔ اور لمپاڈوسا پر قابض ہونا چاہتے ہیں۔ جنگی اور ہوائی جہازوں کی طرف سے کئی ہفتوں سے حملے ہو رہے ہیں۔ اس کے بعد یہاں معمولی سی بری طاقت سے نہیں۔ بلکہ زبردست فوج سے حملہ کیا جائے گا۔

نئی دہلی ۸ رجون کو ہندوستان کی مشہور منڈیوں میں گندم چاول اور باجرے کے نرخ حسب ذیل تھے۔

گندم لائل پور ۔۔۔ ۱۰۔ ساگر ۔۔۔ ۱۲
چاول چاند پور۔ پورن بازار ۹ ۔ ۱ ۔ ۲۷
پورنیا ۔۔۔ ۲۰ بریلی ۱۰ ۔ ۱ ۔ ۱۵۔ رائے پور
۰ ۔ ۸ ۔ ۸ بیزداده ۔۔۔ ۸ کٹک ۔ ۸ ۔ ۹
لاڑکانہ ۔ ۱۴ ۔ ۶۔ جوار۔ ناندیال ۶ ۔ ۶ ۔ ۷
کھیڑی لکھیم پور ۔ ۱۲ ۔ ۷۔ باجرہ۔ دھولیا
۔۔ ۱۱ ۔ ۶ ۔ آگرہ ۔۔ ۱۴ ۔ ۷

لنڈن ۹ رجون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اتوار کی رات ہلکے جنگی جہازوں کے ایک دستے نے اطالوی جزیرے لمپاڈوسا میں فوجیں اتاریں۔ یہ فوجیں اپنا کام کرنے کے بعد واپس آگئیں۔ کل اطالوی ریڈیو پر اعلان کیا گیا۔ کہ اتحادی فوجوں نے جنگی جہازوں کی مدد سے لمپاڈوسا میں فوج اتارنے کی کوشش کی۔ مگر محوری فوجوں نے انہیں مار کر بھگا دیا۔ ان کا بیان ہے کہ اتحادیوں کا یہ حملہ وسیع پیمانہ پر کیا گیا تھا۔

احمد آباد ۹ رجون۔ آج شہر کے کئی مقامات میں پولیس پر پتھر پھینکنے کے واقعات عمل میں آئے۔ چنانچہ پولیس کو گولی چلانا پڑی۔ ایک شخص مجروح ہوا۔ شہر کی ملیں اور کارخانے بند ہیں۔ سورت میں جلوس نکالنے پر ۹ اشخاص گرفتار کر لئے گئے۔

لنڈن ۹ رجون۔ بریگیڈیر جنرل ڈینٹیل نائس امریکہ کے بہت بڑے جنگی ماہر ہیں۔ کل آپ نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ اتحادیوں کی طرف سے حملے کی تیاری بالکل مکمل ہو چکی ہے۔ اب صرف کمانڈنگ آفیسر کے حکم کی کسر ہے۔ اتحادیوں نے اس مقام کو منتخب کر لیا ہے۔ جہاں وہ حملہ کرنے والے ہیں۔

لنڈن ۹ رجون۔ آج جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ہٹلر نے مغربی یورپ کی حفاظت کے لئے زبردست انتظامات کر رکھے ہیں۔ ساحل پر دشمن کی فوجوں کو روکنے کے لئے زبردست فولادی مورچے تیار کر لئے گئے ہیں ساحل کے ساتھ ساتھ سمندر میں کشتیوں اور بجروں کا جال بچھا دیا گیا۔ ہوا مار توپیں گھومتی پھرتی ہیں۔ تاکہ دشمن کے فضائی حملے کے وقت ان پر زبردست گولے پھینکے جا سکیں۔

ماسکو ۹ رجون۔ خارکوف کے شمال اور جنوب میں دریائے ڈونیٹز کے شمالی کنارے پر جنگ کی آگ پھر بھڑک اٹھی ہے۔ جرمنوں نے دریائے ڈونیٹز کو عبور کرنے کی کوشش کی۔ لیکن روسیوں نے پسپا کر دیا۔ بے شمار جرمن دریا کو عبور کرتے ہوئے غرق ہو گئے۔ بائیلوگراڈ کے علاقہ میں جرمنوں نے حملہ کیا۔ دست بدست جنگ کے بعد جرمنوں کو پسپا ہونا پڑا۔

واشنگٹن ۹ رجون۔ آج کوئلے کی کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کے لیڈر مسٹر جان لیوس اور مالکوں کے درمیان صلح کیلئے گفت و شنید شروع ہوئی۔ اچانک مزدوروں کا نمائندہ یہ کہتے ہوئے اجلاس سے اٹھ کر چلا گیا۔ کہ یہ کانفرنس ایک دھوکہ ہے۔ کانوں کے مالکوں کا رویہ نہایت ذلت آمیز ہے۔

دہلی ۱۰ رجون۔ حکومت ہند نے ایک پریس نوٹ میں بتایا ہے کہ آئندہ ہندوستان میں تیار شدہ کاغذ کا صرف ستر فیصدی حکومت کے لئے مخصوص ہوگا۔ تیس فیصدی عوام کی ضروریات کے لئے ہے۔ پہلے نوے فیصدی حکومت لیتی تھی۔

لنڈن ۱۰ رجون۔ آج اٹلی میں جنگی بیڑے کا دن ہے۔ اس تقریب پر جاپان کے امیر البحر اور وزیر اعظم نے مسولینی کو مبارکباد کے پیغام ارسال کئے ہیں۔ جنرل ٹوجو نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ افریقہ کی شکست کے باوجود اطالوی فوج کے نام پر کوئی دھبہ نہیں آسکتا۔ ہمیں اس بات پر فخر ہے۔ کہ اٹلی ہمارے ساتھ ہے۔

دہلی ۱۰ رجون۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اراکان میں چھوٹے پیمانہ پر گشتی سرگرمیاں جاری ہیں۔

لکھنؤ ۱۰ رجون۔ صوبہ کی ہندو مہا سبھا نے اپنے ایک اجلاس میں کولیشن وزارت کی تجویز کو پسند کیا۔ بشرطیکہ ہندوؤں کی نمائندگی ان کی تعداد کے مطابق ہو۔

لنڈن ۱۰ رجون۔ جنرل میکارتھر کے ساتھ ملاقات کے بعد آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے ایک بیان میں کہا۔ کہ اب جاپانی آسٹریلیا پر حملہ نہیں کر سکتے۔ گو ممکن ہے۔ کہ پریشان کرنے اور نقصان پہنچانے کے لئے وہ چھوٹے چھوٹے حملے کرتے رہیں۔

لنڈن ۱۱ رجون۔ انگریزی طیارے رات دن پینٹے لیریا پر حملہ کر رہے ہیں۔ چنانچہ وہ چہارشنبہ کے دن پو پھٹنے سے لے کر سورج چھپنے تک برابر بمباری کرتے رہے دشمن نے بہت کم مقابلہ کیا۔ لیکن پھر بھی دشمن کے ۱۲ ہوائی جہاز برباد ہو گئے۔ ہمارا صرف ایک طیارہ کام آیا۔ ایجین سمندر میں انگریزی طیاروں نے جرمنی کے چار جہاز ڈبو دیئے یا انہیں شدید نقصان پہنچایا۔

واشنگٹن ۱۱ رجون۔ امریکہ کی آٹھویں فوج کے کمانڈر نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس فوج میں ہر ماہ پندرہ سے لے کر ۲۰ فیصدی تک زیادتی ہوتی ہے۔ امید ہے کہ آئندہ اکتوبر تک اس فوج کی تعداد دگنی ہو جائے گی۔

ماسکو ۱۱ رجون۔ چہارشنبہ کی شب کو روسی طیاروں نے جرمنی کے ۵ ہوائی میدانوں پر حملہ کر کے دشمن کو شدید نقصان پہنچایا اسی دن جرمن طیاروں نے روس کے ایک اہم صنعتی شہر پر جو ماسکو سے ڈیڑھ سو میل کے فاصلہ پر ہے حملہ کیا۔ روسی ہوا مار توپوں نے ۶ جرمن جہاز گرائے۔

اتحادیوں کی دس لاکھ فوج حملہ کے لئے تیار کھڑی ہے

لنڈن ۹ رجون۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ تین ہزار لمبے ساحل پر اٹلس کے پہاڑی دامن سے شام کے سرسبز ساحلوں تک کم از کم دس لاکھ اتحادی فوج۔ ہوائی جہاز جنگی جہاز۔ ٹرانسپورٹ اور حملہ کرنے والی کشتیاں اٹلی پر حملہ کرنے کے لئے تیار کھڑی ہیں۔ گویا اتحادیوں کی زبردست فوجی مشینری حملہ کرنے کے لئے حکم کی منتظر کھڑی ہے۔

دس لاکھ جرمن فوج روس پر حملہ کرنیوالی ہے

ماسکو ۱۰ رجون۔ ہٹلر بہت جلد ماسکو پر قبضہ کرنے کے لئے روسی فوجوں پر زبردست حملہ کر دے گا۔ اس نے ۶۰ ڈویژن فوج جمع کر لی ہے۔ جو کم و بیش دس لاکھ سپاہیوں اور افسروں پر مشتمل ہے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خان شاکر